47651 ـ اسلامی بنك

سوال

كيا اسلامی بنك حلال ہيں يا حرام ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر تو يہ بنك حقيقتا شريعت اسلاميہ كے مطابق لين دين كرتے ہوں اور سودی اور حرام معاملات نہ كريں، اور نہ ہی مدت كے عوض اور مقابل فائده جيسے نام سے موسوم سود نہ ليتے ہوں، دو درحقيقت جاہليت كا سود ہے، اگرچہ انہوں نے اس وقت اس كا نام كچھ اور ركھ ليا ہے، اور نہ ہی يہ بنك غير شرعی معاملات كرتے ہوں، مثلا ايسی چيز فروخت كرنا جو اس كی ملكيت اور قبضہ ميں ہی نہ ہو، يا پھر عينہ جو كہ سود كی ايك قسم ہے كی تجارت كرنا، يا اس كے علاوه دوسرے ايسے معاملات جو شريعت اسلاميہ مباح اور جائز قرار نہيں ديتی، تو پھر بلا شك و شبہ يہ بنك حلال ہيں، اور ان كے ساتھ لين دين كرنا شرعی ہوگا.

ليكن اگر ان كا نام تو صرف اسلامی بنك ہو، ليكن يہ سودی لين دين اور حرام معاملات كرتے ہوں، تو پھر ان بنكوں كے ساتھ معاملات كرنے حرام ہيں، چاہے انہوں نے اسے " اسلامی بنك " كا نام دے ركھا ہو، كيونكہ حقائق اور معانی كا اعتبار ہوتا ہے، نہ كہ بڑی بڑی عمارتوں اور بلڈنگوں كا اور پھر معتبر تو اشياء ہيں نہ كہ ان كے نام.

مستقل فتوى كميٹی كے علماء سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا اسلامی بنكوں كے ساتھ لين دين كرنا جائز ہے، باوجود اسكے كہ ان ميں سے كچھ بنك شريعت كے خلاف حيلہ بازی سے كام ليتے ہوئے حرام معاملات كا لين دين كرتے ہيں ؟

كميٹی كے علماء كرام كا جواب تھا:

" وه مالی ادارے اور بنك جو سودی لين دين نہيں كرتے ان كے ساتھ لين دين كرنا جائز ہے، اور اگر يہ ادارے اور بنك سودی كاروبار اور لين دين كرتے ہوں تو پھر ان كے ساتھ معاملات كرنے جائز نہيں، اور نہ ہی يہ اسلامی بنك ہيں "

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13/ 310).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ذيل فتوى بھى درج ہے:

" اگر تو بنك اسلامى ہو اور سودى نہ ہو، بلكہ وہ شريعت اسلاميہ كے اصولوں كے مطابق سرمايہ كارى كرتا ہو تو آپ كے ليے اس بنك ميں اپنى رقم سرمايہ كارى كے ليے ركھنا جائز ہے " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (13/ 365).

واللہ اعلم .